اسوۂ خلیلؑ و ذبیحؑ

از غنی صاحب بہاری
[illegible]

یہ نظم جمعیۃ الخطابہ کے خصوصی اجلاس منعقدہ ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ میں پڑھی گئی اور بیحد پسند کی گئی۔

وہ جو نورِ نظر لختِ جگر بی بی ہاجرہؑ کے تھے
وہ جو جانِ پدر حضرت خلیلِ کبریا کے تھے

وہ جن کو خود خلیل اللہؑ نے ارماں سے پالا تھا
وہ جن کے دم سے ابراہیم کا مسکن اُجالا تھا

وہ جن کی سیرت و صورت پہ لاکھوں جان قرباں ہوں
شبابِ نَو پہ جن کے حسرت و ارمان قرباں ہوں

وہ جن کی ذاتِ والا سے زمین و آسماں واقف
ذبیح اللہ اسمٰعیلؑ سے ہے کون ناواقف؟

انھیں کا ایک دردانگیز افسانہ سناتا ہوں
اسی نشتر سے زخمِ دل کو اپنے گدگداتا ہوں

خلیل اللہؑ نے اُف خواب میں اک روز یوں دیکھا
وہ خود خنجر بکف لختِ جگر کو سرنگوں دیکھا

خلش ہے دل میں پنہاں اور بےچینی کا عالم ہے
اُداسی رخ پہ چھائی ہے پریشانی کا عالم ہے

الٰہی امتحاں ہے یا کہ یہ خوابِ پریشاں ہے
کٹھن وقت آ پڑا ہے اور اسیر امر ذی شاں ہے

اسی سوزِ دروں میں آپ کا وہ دن کٹا سارا
اسی فکر و تعب میں رات کا وقتِ "نحس" آیا

قضارا آج پھر حضرت نے خواب "بد اثر" دیکھا
نگوں گردن رواں خنجر وہی لختِ جگر دیکھا

صبح کیا تھی فقط افسردگی کا ایک منظر تھی
کہ شفقت باپ کی بیحد پریشاں اور مضطر تھی

جگر خستہ پریشاں حال تھا اور آنکھیں پرنم تھیں
کہ کلیاں دل کی مرجھائی ہوئی اور وقفِ ماتم تھیں

مگر پھر تیسری شب بھی وہی تصویرِ غم دیکھا
جھکی گردن کھنچی تلوار دل وقفِ الم دیکھا

بشکلِ خواب ذبحِ لختِ دل کا حکم صادر تھا
خلیل اللہؑ سے یہ امتحانِ ربِّ قادر تھا

صبح ہوتے ہی اسمٰعیلؑ کو سینے سے چمٹایا
پھر اُن خوابوں کا مقصد آپ نے حضرت کو بتلایا

جواباً "صادق الوعدہؑ" نے یہ ارشاد فرمایا
نہیں، للٰہیت کا راز ہم انساں کو سکھلایا

"مفر مجھکو نہیں یارب ترے فرمان کے آگے
ہماری روح قرباں ہو ترے رضوان کے آگے"

محبت سے پسر کی برسرِ پیکار ہو بیٹھے
بہانے کو ہو فرزند کا تیار ہو بیٹھے

اُنھیں خنجر چلانے کی انھیں جھکنے کی ہے خواہش
سلگ اٹھی ہے دونوں طرف حُبّ اللہ کی آتش

غرض اک روز دونوں نے عجب نقشہ دکھایا تھا
اِدھر تلوار کھینچی تھی اُدھر گردن جھکایا تھا